از عدالت عظمیٰ

سٹیٹ آف آسام ودیگراں

بنام

شریمتی رادھا کنو ودیگراں وغیرہ۔

تاریخ فیصلہ: 1 مارچ، 1996

[کے راما سوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان]

آسام لینڈ اینڈ ریونیو ریگولیشن اینڈ ریگولیشن 3(b)۔

سٹلمنٹ کے قواعد: قواعد 18,3916,17,17، (A) اور 122۔

آسام پبلک پریمیسیس (غیر مجاز مکینوں کی بے دخلی) ایکٹ، 1976:

ریاست آسام-حکومت کی بنجر افتادہ آراضی-قبضہ میں لینے کا حق-قاعدہ 16 کے تحت ضروری شرائط

-قاعدہ 16 لازمی قرار دیا گیا-کوئی بھی شخص جو قاعدہ 16 کے تحت عمل کیے بغیر قبضہ حاصل کرتا ہے، وہ غاصب اور مداخلت بیجا کرنے والا تصور کیا جائے گا-ایسا شخص قاعدہ 18 کے تحت بید خلی کا ذمہ دار ہے-متفرقہ زمینی محصول سے توزی وصول کرنے کا موزداروں کا حق-قرار پایا کہ، موزدار حکومت کا ایک مقامی ریونیو کلیکشن ایجنٹ ہے جو قانونی طور پر قبضے میں آنے والے شخص سے ریونیو وصول کرتا ہے—اس کے پاس تجاوز کرنے والے سے محصول وصول کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے اور نہ ہی یہ حکومت کو پابند کرتا ہے-محصولات کی وصولی کے لیے موزداروں کو جاری کی گئی انتظامی ہدایات قانونی قواعد وضوابط کو نظر انداز نہیں کرتی ہیں۔

انتظامی قانون-انتظامی ہدایات قانونی توضیعات پر فوقیت نہیں رکھ سکتیں۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 4484 سال 1996 وغیرہ۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:00
I attest to the accuracy and
integrity of this document

سی آر نمبر 1243، سال 1987 میں آسام عدالت عالیہ کے مورخہ 26.3.93 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کی طرف سے ایس این چودھری، ایس اے سید۔

جواب دہندگان کے لیے پی کے گوسوامی، راجیو مہتا، کیلاش واسدیو اور سنجے پاریکھ۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

اجازت دی گئی۔

ہم نے اپیل کنندہ کے فاضل وکیل کو سنا ہے۔ اگرچہ جواب دہندگان کو پیش کیا گیا ہے لیکن وہ ذاتی طور پر یا وکیل کے بذریعے پیش نہیں ہو رہے ہیں۔ تاہم، ہم نے ریاست آسام میں قانون کی اس شاخ میں بھرپور تجربہ رکھنے والے فاضل سینئر وکیل شری پی کے گوسوامی کی مدد لی ہے۔ واحد سوال یہ ہے کہ: کیا جواب دہندگان نے تجاوزات مقدمہ نمبر 83/5 اور 86/57 میں زمین پر کوئی حق حاصل کیا ہے؟ مذکورہ مقدمے کی کارروائی کو گوہاٹی عدالت عالیہ نے دیوانی قاعدہ نمبر 87/1243 میں 26 مارچ 1993 کے فیصلے کے ذریعے کالعدم قرار دیا تھا جس کی پیروی دیگر تمام مقدمات میں کی جا رہی ہے۔ عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا ہے کہ مدعا علیہان تجاوز کرنے والے نہیں ہیں۔ توزی بہر اریونیو پینل رینٹل نہیں ہے لیکن جواب دہندگان زمین کے قبضے میں پائے جانے کے بعد انہیں سیٹلمنٹ قواعد کے قاعدہ 18 کے تحت قانون کے مطابق مناسب اخراج کے بعد نکال نہیں دیا جا سکتا۔ اس لیے سوال یہ ہے: کیا عدالت عالیہ کا نظریہ قانون کے لحاظ سے درست ہے؟

شری گوسوامی کا کہنا ہے کہ جب موزادار مکینوں سے کرایہ وصول کرتا ہے تو یہ انتظامی ہدایات کے قاعدہ 39 کے معنی میں ایک وصولی ہے۔ موزادار کو، جیسا کہ ہدایات کے قاعدہ 122 کے تحت غور کیا گیا ہے، حکم دیا گیا ہے کہ وہ وصولی کا کھاتہ رکھے اور اسے چار ماہ میں ایک بار خزانے میں جمع کرے۔ جمع کی گئی رقوم کی بنیاد پر، متعلقہ افراد کو اس وقت تک قبضہ برقرار رکھنے کا حق حاصل ہے جب تک کہ یا تو ان کا لیز باضابطہ طور پر منظور نہ کر لیا جائے یا انہیں قانون کے مطابق مناسب طریقے سے بے دخل نہ کیا جائے۔۔ اس لیے سوال یہ ہے: کہ ضابطہ، قواعد، اور ہدایات کو یکجا پڑھنے کے بعد مدعا علیہان نے کون سا قانونی درجہ حاصل کیا؟ یہ دیکھا گیا ہے کہ آسام لینڈ اینڈ ریونیو

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:00
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ریگولیشن کا ضابطہ 3(b) (مختصر طور پر، 'ضابطہ 'ایک 'اسٹیٹ' کی وضاحت کرتا ہے جس میں شامل ہیں:-

"(1) کوئی بھی زمینی موضوع، یا تو فوری طور پر یا ممکنہ طور پر، زمینی محصول کی ادائیگی کے لیے جس کی ادائیگی کے لیے ایک علیحدہ معاہدہ کیا گیا ہو۔ضابطوں کا دفعہ 12 ریاست کو ضابطے بنانے کا اختیار دیتا ہے:-

(i) ایسی زمین کو منظوری، پٹہ یا دوسری صورت میں ٹھکانے لگانے کے لیے،

(ii) کسی ایسے شخص کو بے دخل کرنا جس نے ایسی زمین پر غیر مجاز قبضہ کر لیا ہو، اور

(iii) اس طرح کی زمین پر بغیر اختیار کے کھڑی کی گئی کسی بھی فصل، یا کسی عمارت یا دیگر تعمیر کو ٹھکانے لگانا۔

ضابطے کے تحت بنائے گئے قواعد کا قاعدہ 16 یہ بتاتا ہے کہ پٹہ صرف رٹ پٹیشن پر جاری کیا جائے گا، اور کوئی بھی شخص کسی بھی علاقے میں اس وقت تک بنجر افتادہ آراضی پر قبضہ نہیں کرے گا جب تک کہ پٹہ جاری نہیں کیا گیا ہے یا بصورت دیگر ڈپٹی کمشنر کی طرف سے تحریری اجازت نہیں دی گئی ہے، اس طرح کے پٹہ کے جاری ہونے تک، قبضہ کرنے کے لیے۔ قاعدہ 17 اس طرح کے سٹلمنٹ پر محصول کی ادائیگی کی ذمہ داری عائد کرتا ہے۔ قاعدہ 17(A) ڈپٹی کمشنر کو یہ پٹہ دیتا ہے کہ وہ کسی بھی وقت، یا تو کسی درخواست پر یا اپنے طور پر، سیٹلمنٹ کی مدت کے دوران، دریا کے کنارے زمین کے بڑھنے (الویئن) یا دریا کے چھوڑے جانے (ڈیریلیکشن) کے نتیجے میں حاصل شدہ یا دریا برد ہونے (ڈیلیویئن) کے باعث ضائع شدہ رقبے کے تناسب سے محصول مقرر کیا جائے گا۔ دوسرے لفظوں میں، سرکاری زمین کے قبضے میں داخلے کے حق کو تحریری پٹہ یا ڈپٹی کمشنر کی اجازت سے محفوظ کیا جاتا ہے۔ وہ پٹہ یا اجازت کے قیود سے محصول ادا کرنے کے حقدار ہیں۔ کوئی بھی شخص جو قاعدہ 16 کے مطابق کے علاوہ قبضے میں داخل ہوتا ہے وہ سرکاری خالی زمین پر غاصبانہ قابض والا ہے۔ قاعدہ 18(1) اس طرح فراہم کرتا ہے:

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:00
I attest to the accuracy and integrity of this document

"جیسا کہ اس کے بعد فراہم کیا گیا ہے، ڈپٹی کمشنر کسی بھی شخص کو اس زمین سے نکال سکتا ہے جس پر کسی شخص نے مالک، زمیندار، یا تصفیہ یافتہ کے حقوق حاصل نہیں کیے ہیں۔

باقی قواعد مادی نہیں ہیں کیونکہ وہ صرف طریقہ کار کے پہلوؤں سے نمٹتے ہیں۔

یہ سچ ہے، جیسا کہ شری گوسوامی نے نشاندہی کی ہے کہ موزادروں کو ہدایات میں تجویز کردہ مناسب زر فارم میں متفرقہ زمینی محصول کی توزی جمع کرنے کا حق دیا گیا ہے اور یہ کہ جمع کرنے پر موزادار کو حکم دیا جاتا ہے کہ وہ اس طرح کی وصولی کو مقررہ طریقے سے جمع کرے۔ سوال یہ ہے کہ: کیا وہ افراد جو قاعدہ 16 کے مطابق کے علاوہ قبضہ میں داخل ہوتے ہیں انہیں ایسے شخص کے طور پر تسلیم کیا جائے گا جس نے سرکاری بنجر افتادہ آراضی پر باضابطہ طور پر قبضہ کیا ہو اور اس طرح وہ افتادہ آراضی کے توزی قبضے میں تسلیم کیے جانے کے حقدار ہوں، حالانکہ انہوں نے موزادروں کو محصول ادا کیا ہو؟ حکومت کا ایجنٹ ہونے کے ناطے معظم حکومت کی طرف سے محصول وصول کرنے کے لیے ایک ایجنٹ کے طور پر دیے گئے حق سے بڑھ کر کوئی حق نہیں پہن سکتا اور اسے قاعدہ 16 کے تحت کوئی حق پیدا کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ قواعد 16، 17 اور 17A کے تحت آنے والے افراد کے علاوہ دیگر افراد سے اس کی زمینی محصول کی وصولی ایسے افراد کو غیر مجاز قبضے میں کوئی حق فراہم نہیں کرے گی۔ زیادہ سے زیادہ اس طرح کا مجموعہ صرف غیر قانونی مجموعہ ہونا چاہیے اور یہ حکومت کو پابند نہیں کرتا ہے۔ قاعدہ 16 کا پڑھنا واضح طور پر اس کے لازمی کردار کی نشاندہی کرتا ہے۔ شخص دو کردار میں پٹہ کرنے کا حقدار ہے، یعنی، رٹ پٹیشن کے مطابق ڈپٹی کمشنر کی طرف سے دیئے گئے تحریری پٹہ کا سٹلمنٹ؛ یا ڈپٹی کمشنر کی طرف سے دی گئی تحریری اجازت کے ذریعے سٹلمنٹ زیر التواء ہے۔ کسی بھی صورت میں، ایک شخص سرکاری بنجر افتادہ آراضی پر پٹہ کرنے کا حقدار ہے اور ایسے شخص سے معظم محصول وصول کرنے کا حقدار ہے، جیسا کہ پٹہ کے قیود سے تصور کیا گیا ہے۔ چونکہ قاعدہ 17 یا 17 اے ڈپٹی کمشنر کو یا تو پٹہ میں بتائے گئے محصولات میں اضافہ کرنے یا محصولات کو کم کرنے کا واضح اختیار دیتا ہے، جیسا کہ حالات قاعدہ 17A کے تحت ضمانت دیتے ہیں، اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ معظم حکومت کا مقامی محصولات اکٹھا کرنے والا ایجنٹ ہے جو صرف ان افراد کے سلسلے میں محصولات اکٹھا کرتا ہے جو قاعدہ 16 کے احکامات کے مطابق زمینوں پر صحیح اور قانونی طور پر پٹہ کرتے ہیں۔ کسی دوسرے شخص کو معظمیوں کو کوئی ادائیگی کرنے کا کوئی جواز نہیں ملا ہے۔ نہ ہی

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:00
I attest to the accuracy and integrity of this document

موزادار کو خلاف ورزی کرنے والے سے اس طرح کا زمینی محصول وصول کرنے کا کوئی اختیار ہے اور نہ ہی یہ حکومت کو پابند کرے گا جو قاعدہ 16 کی توضیعات کے منافی ہے۔ کوئی بھی دوسری تشریح واضح طور پر ضابطے اور قواعد کی متعلقہ توضیعات کی اسکیم کے خلاف ہو گی۔ محصولات کی وصولی کے لیے معظموں کو جاری کی گئی انتظامی ہدایات ضابطے اور قواعد کے قانونی عمل کو نظر انداز نہیں کرتی ہیں اور نہ ہی وہ معظم کی غیر قانونی کارروائیوں کو قانونی حیثیت دیتی ہیں جس کے لیے وہ تادیبی کارروائی کا ذمہ دار ہو گا۔ لہٰذا، عدالت عالیہ نے واضح طور پر یہ فیصلہ دیتے ہوئے غلطی کی کہ معظم کے ذریعے اکٹھا کیا گیا توزی بہر اریونیو محصولات کی وصولی کے مترادف ہو گا اور اس طرح کے شخص کا پٹہ غیر قانونی نہیں ہو گا اور قاعدہ 18 کے تحت کوئی کارروائی نہیں کی جائے گی جب تک کہ عدم موجود پٹہ کو ختم کرنے یا کوئی مناسب حکم منظور کرنے اور پھر آسام پبلک پریمیسیس (غیر مجاز قابضوں کی بے دخلی) ایکٹ، 1976 کی توضیعات کے مطابق غاصبانہ قابض سے زمینوں کا پٹہ بازیافت کرنے کے لیے کارروائی نہ کی جائے۔

اپیل کی اجازت اسی کے مطابق ہے لیکن حالات میں بغیر کسی قیمت کے۔

سی۔ اے۔ نمبر @خصوصی اجازت کی درخواست (دیوانی) نمبر 548/95 اور 14121/94/96)

دوسرے مقدمات کے حوالے سے، ہم سمجھتے ہیں کہ چونکہ یہ صرف عدالت عالیہ کا ایک عبوری حکم ہے اور جواب دہندگان کے قبضے کی نوعیت پر کوئی وجوہات درج نہیں کی گئی ہیں، اس لیے معاملہ متعلقہ ڈپٹی کمشنر کو بھیج دیا جاتا ہے۔ وہ جواب دہندگان کو نوٹس جاری کرے گا اور ان کے اعتراضات پر غور کرنے کے بعد یہ فیصلہ کرے گا کہ آیا انہیں قاعدہ 16 کے تحت کوئی حق حاصل ہے، جیسا کہ اس حکم میں کہا گیا ہے اور پھر اس کے مطابق کارروائی کرے گا۔ عدالت عالیہ کے حکم کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ اسی طرح دیوانی اپیل @خصوصی اجازت کی درخواست 14121/94(C)، میں۔ معاملہ متعلقہ ڈپٹی کمشنر کو بھیجا جاتا ہے جو جواب دہندگان کو نوٹس دے گا، فیصلہ کرے گا کہ آیا ان کا قبضہ قاعدہ 16 کے مطابق ہے اور پھر اس پر کارروائی کرے گا۔

اسی کے مطابق اپیلوں کی اجازت ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:00
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اپیلیں منظور کی جاتی ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:00
I attest to the accuracy and
integrity of this document